الحمد للہ کہ

اس زمان میمنت اقتران میں

مجموعۂ

مثنویات میر حسن

جس میں سحر البیان یعنی

بینظیر و بدر منیر

اور گلزار ارم و رموز العارفین شامل ہیں

باہتمام ایم۔ ڈی مصرا سپرنٹنڈنٹ
تیج کمار پریس لکھنؤ میں چھپکر شائع ہوا

۱۹۶۶ء

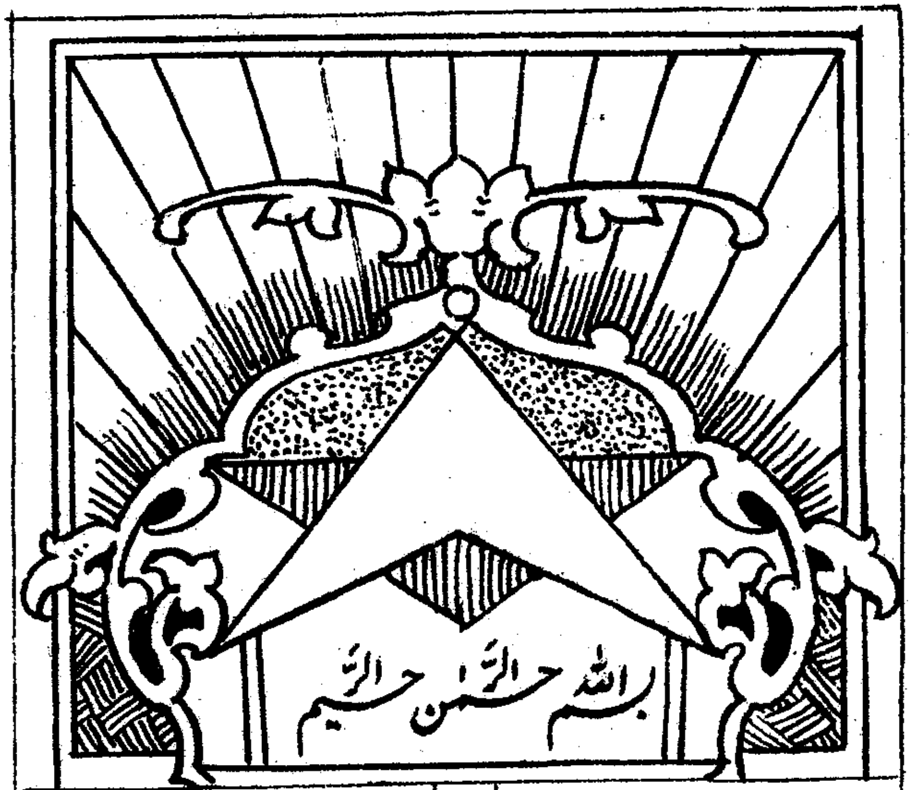

کروں پہلے توحید یزداں رقم — جھکا جس کے سجدے کو اول قلم
سرِ لوح پر رکھ بیاضِ جبیں — کہا دوسرا کوئی تجھ سا نہیں
قلم پھر شہادت کی انگلی اُٹھا — ہوا حرف زن یوں کہ ربُّ العُلا
نہیں کوئی تیرا نہ ہوگا شریک — تری ذات ہے وحدہٗ لا شریک
پرستش کے قابل ہے تو اے کریم — کہ ہے ذات تیری غفور الرحیم
رہِ حمد میں تیری عزّ و جل — تجھے سجدہ کرتا چلوں سر کے بل
وہ الحق کہ ایسا ہی معبود ہے — قلم جو لکھے اُس سے افزود ہے
سبھوں کا وہی دین و ایمان ہے — یہ دل ہیں تمام اور وہی جان ہے
ترو تازہ ہے اُس سے گلزارِ خلق — وہ ابرِ کرم ہے ہوادارِ خلق

لہ ہوادار - دوستدار - خیرخواہ ۱۲ - آسی

اگرچہ وہ بے فکر و غیور ہے — ولے پرورش سب کی منظور ہے
کسی سے نہ بر آوے کچھ کامِ جاں — جو وہ مہرباں ہو تو کل مہرباں
اگرچہ یہاں کیا ہے اور کیا نہیں — پر اُس بن تو کوئی کسی کا نہیں
موئے پر نہیں اُس سے رفت و گذشت — اُسی کی طرف سب کی ہے بازگشت
رہا کون اور کس کی بابت رہی — موئے اور جیتے وہی ہے وہی
نہاں سب میں اور سب میں ہے آشکار — یہ سب اس کے عالم ہیں ہژدہ ہزار
وہ سب ہیں اُس سے وہ ہے سب سے پیش — ہمیشہ سے ہے اور رہے گا ہمیش
چمن میں ہے وحدت کے یکتا وہ گل — کہ مشتاق ہیں جس کے یاں جزو و کل
اُسی سے ہے کعبہ اُسی سے کنشت — اُسی کا ہے دوزخ اُسی کا بہشت
جسے چاہے جنت میں دیوے مقام — جسے چاہے دوزخ میں رکھے مدام
وہ ہے مالکِ ملکِ دنیا و دیں — ہے قبضے میں اُس کے زمان و زمیں
سدا بے نمودوں کی اُس سے نمود — دلِ بستگاں کو ہے اُس سے کشود
اُسی کی نظر سے ہے ہم سب کی دید — اُسی کے سخن پر ہے گفت و شنید

لہ غیور - بہت غیرت مند - یہ لفظ بفتح اول وضم ثانی بلا تشدید ہے ۲ رفت و گذشت گیا گذرا - بے تعلقی ۱۲ ۳ بابت - ذریعہ - سفارش ۱۲ ۴ یعنی اٹھارہ ہزار عالم ۱۲ ۵ کنشت - آتشکدہ - یہودیوں کا معبد ۱۲ ۶ بے نمود سے مراد عاجز - کم رتبہ حقیر لوگ ۱۲ ۷ دلبستگان مراد دل مایوساں ۱۲ ۸ کشود کشائش ۱۲ -
۹ یعنی ہماری قوت باصرہ اُسی کے حکم سے ہے - یا ہم سب اُسی کی نظر کو دیکھتے ہیں ۱۲ - آسی

وہی نور ہے سب طرف جلوہ گر | اُسی کے یہ ذرّے ہیں شمس و قمر
نہیں اس سے خالی غرض کوئی شے | وہ کچھ شے نہیں پر ہر اک شے میں ہے
نہ گوہر میں وہ ہے نہ ہے سنگ میں | ولیکن چمکتا ہے ہر رنگ میں
وہ ظاہر ہیں ہر چند ظاہر نہیں | پہ ظاہر کوئی اُس سے باہر نہیں
تامل سے کیجیے اگر غور کچھ | تو سب کچھ وہی ہے نہیں اور کچھ
اُسی گل کی ہے بو سے خوشبو گلاب | پھرے ہے لیے ساتھ دریا حباب
پر اس جوش میں آکے بہنا نہیں | سمجھنے کی ہے بات کہنا نہیں
قلم گو زباں لاوے اپنی ہزار | نہیں لکھ سکے حمد پروردگار
کہ عاجز ہے یاں انبیا کی زباں | زبانِ قلم کو یہ قدرت کہاں
اس عہدے سے کوئی بھی نکلا نہیں | سوا عجز درپیش کچھ یاں نہیں
وہ معبود یکتا خدا ہے جہاں | کہ جس نے کیا کن میں کون و مکاں
دیا عقل و ادراک اُس نے ہمیں | کیا خاک سے پاک اُس نے ہمیں
پیمبر کو بھیجا ہمارے لیے | وصی اور امام اُس نے پیدا کیے
جہاں کو انھوں نے دیا انتظام | بُرائی بھلائی سمجھائی تمام
دکھائی انھوں نے ہمیں راہ راست | کہ تا ہو نہ اُس راہ کی بازخواست

۱ یعنی اُس کو کسی جسم کے ساتھ مجسم نہیں ٹھہرا سکتے ۱۲۔ ۲ یعنی عبد و معبود ایک ہیں مگر ادب لازم ہے ۱۲ ۳ عہدہ ذمہ داری۔ ذمہ عہدے کا عین تقطیع سے گرتا ہے ۱۲ ۴ خاک سے پاک کرنا۔ ادنیٰ درجے سے اعلیٰ مرتبہ پر پہونچانا ۱۲ ۵ وصی وہ جس کے حق میں وصیت کی جائے ۱۲ ۶ امام۔ پیشوائے دین ۱۲ ۷ بازخواست۔ دی ہوئی چیز پھر واپس مانگنا۔ پرسش ۱۲
آسی

سو وہ کون سی راہ شرعِ نبیؐ | کہ جنت کے رستے کو سیدھی گئی

نعت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبیؐ کون یعنی رسول کریم | نبوت کے دریا کا دُرِّ یتیم
ہوا گو کہ ظاہر میں اُمّی لقب | پہ علم لدنّی کھلا دل پہ سب
ہوا علم دیں اُس کا جو آشکار | گذشتہ ہوئے حکم تقویم پار
اُٹھا کفر اسلام ظاہر کیا | بتوں کو خدائی سے باہر کیا
کیا حق نے نبیوں کا سردار اسے | بنایا نبوت کا حقدار اُسے
نبوت جو کی حق نے اُس پر تمام | لکھا اشرف الناس خیر الانام
بنایا سمجھ بوجھ کر خوب اُسے | خدا نے کیا اپنا محبوب اُسے
کروں اُس کے رتبہ کا کیا میں بیاں | کھڑے ہوں جہاں باندھ صف مرسلاں
مسیحؑ اُس کے خرگاہ کا پارہ دوز | تجلی طور اُس کی مشعل فروز
خلیلؑ اس کے گلزار کا باغباں | سلیمانؑ سے کئی مہردار اُس کے ہاں
خضرؑ اُس کی سرکار کا آبدار | زرہ ساز داؤدؑ سے واں ہزار

۱ علم لدنی۔ وہ علم جو بغیر اُستاد کے محض فضل الٰہی سے حاصل ہو ۱۲ ۲ تقویم پارینہ پرانی جنتری۔ مراد بیکار ۱۲ ۳ اشرف الناس۔ آدمیوں میں سب سے زیادہ بزرگ۔ خیر الانام دنیا کا بہتر آدمی ۱۲ ۴ خرگاہ ایک قسم کا بڑا خیمہ۔ اُمرا کا خیمہ۔ پارہ دوز پیوند لگانے والا ۱۲ ۵ مہردار۔ وہ عہدہ دار جس کی سپردگی میں امرا و سلاطین کی مہریں ہوں ۱۲ ۶ آبدار۔ بادشاہوں اور امیروں کے یہاں کا وہ منصب دار جس کے سپرد پانی پلانے کی خدمت ہو ۱۲

محمدؐ کے مانند جگ[51] میں نہیں   ہوا ہے نہ ایسا نہ ہوگا کہیں
یہ تھی رمز جو اُس کے سایہ نہ تھا   کہ زنگِ دوئی واں تک آیا نہ تھا
نہ ہونے کا سایہ کے تھا یہ سبب   ہوا صرف پوشش میں کعبہ کی سب
وہ قد اس لیے تھا نہ سایہ فگن   کہ تھا کل وہ اک معجزے کا بدن
بنا سایہ اُس کا لطیف اس قدر   نہ آیا لطافت کے باعث نظر
عجب کیا جو اُس گل کے سایہ نہو   کہ تھا وہ گل قدرتِ حق کی بو
خوش آیا نہ سایہ کو ہونا جدا   اُسی نور حق کے رہا زیر پا
نہ ڈالی کسی شخص پر اپنی چھاؤں   کسی کا نہ منہ دیکھا دیکھ اُس کے پاؤں
وہ ہوتا زمیں گیر کیا فرش پر   قدم اُس کے سایہ کا تھا عرش پر
نہ ہونے کی سائے کے اک وجہ اور   مجھے خوب سوجھی یہ ہے شرط غور
جہاں تک کہ تھے یاں کے اہلِ نظر   سمجھ مایۂ نور کحل البصر[52]
سبھوں نے لیا پتلیوں پر اُٹھا   زمیں پر نہ سائے کو گرنے دیا
سیاہی کی پتلی کا ہے یہ سبب   وہی سایہ پھرتا ہے آنکھوں میں اب
وگرنہ یہ تھی چشم اپنی کہاں   اُسی سے یہ روشن ہے سارا جہاں
نظر سے جو غائب وہ سایہ رہا   ملائک کے دل میں سمایا رہا

منقبت حضرت امیر المومنین علیہ السلام

نہیں ہمسر اُس کا کوئی جز علیؓ   کہ بھائی کا بھائی وصی کا وصی

۵۱ جگ۔ مراد زمانہ ۱۲-آسی   ۵۲ آنکھ کا سرمہ ۱۲

ہوئی جو نبوت نبیؐ پر تمام   ہوئی نعمت اُس کے وصی پر تمام
جہاں فیض سے اُن کے ہے کامیاب   نبیؐ آفتاب و علیؓ ماہتاب
علیؓ دین و دنیا کا سردار ہے   کہ مختار کے گھر کا مختار ہے
دیارِ امامت کے گلشن کا گل   بہارِ ولایت کا باغ سُبل
علیؓ رازدارِ خدا و نبیؐ   خبردارِ سرِ خفی و جلی
علیؓ بندۂ خاص درگاہِ حق   علیؓ سالک و رہبرِ راہِ حق
علیؓ ولی ابن عمِّ رسولؐ   لقب شاہ مرداں و زوجِ[51] بتول
کہے یوں جو چاہے کوئی بیر سے   یہ نسبت علیؓ کو نہیں غیر سے
خدا[52] نفس پیغمبرش خواندہ است   دگر را فضیلت نہ کس ماندہ است
یہاں بات کی اب سمائی نہیں   نبی اور علی میں جدائی نہیں
نبیؐ اور علیؓ ہر دو نسبت بہم   دو تا[53] و یکے چوں زبانِ قلم
علیؓ کا عدو دوزخی دوزخی   علیؓ کا محب جنتی جنتی
نبیؐ و علیؓ فاطمہؑ اور حسنؑ   حسینؑ ابن حیدر یہ ہیں پنجتن
ہوئی اُن پہ دوجگ کی خوبی تمام   انھوں پر درود اور انھوں پر سلام
علیؓ سے لگا تا بہ مہدی دیں   یہ ہیں ایک نورِ خدا سے بریں
انھوں سے ہے قائم امامت کا گھر   کہ بارہ ستوں ہیں یہ اثنا عشر

۵۱ زوجِ بتول۔ یعنی شوہر حضرت فاطمہ علیہا السلام ۱۲   ۵۲ ترجمہ خدائے تعالی نے حضرت علی علیہ السلام کو نفس پیغمبر قرار دیا ہے۔ دوسرے کے لیے کوئی فضیلت نہیں رہی ۱۲
۵۳ وہ دو ہیں مگر پھر بھی زبان قلم کی طرح ایک ہیں ۱۲-آسی

صغیرہؔ کبیرہ سے یہ پاک ہیں
حساب عمل سے یہ بیباک ہیں

ہوا یاں سے ظاہر کمال رسولؐ
کہ بہتر ہوئی سب سے آل رسولؐ

تعریف اصحاب پاک رضوان اللہ علیہم اجمعین

سلام اُن پہ جو اُس کے اصحابؓ ہیں
وہ اصحاب کیسے کہ احباب ہیں

خدا نے اُنھوں کو کہا مومنیں
وہ ہیں زینتِ آسمان و زمیں

خداؔ اُن سے راضی رسول اُن سے خوش
علیؓ اُن سے راضی بتول اُن سے خوش

ہوئی فرض اُن کی ہمیں دوستی
کہ ہیں دل سے وہ جاں نثار نبیؐ

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی بحق رسولِ امیں
بحقِ علیؓ و اصحابؓ دیں

بحق بتولؓ و بآل رسولؐ
کروں عرض جو میں سو ہووے قبول

الٰہی میں بندہ گنہگار ہوں
گناہوں سے اپنے گرانبار ہوں

مجھے بخشیو میرے پروردگار
کہ تو ہے کریم اور آمرزگار

مری عرض یہ ہے کہ جبتک جیوں
شرابِ محبت کو تیری پیوں

سوا تیری اُلفت کے اور سب ہے ہیچ
یہی ہو نہ ہو اور کچھ اینچ پینچؔ

جو غم ہو تو ہو آل احمدؐ کا غم
سوا اس الم کے نہ ہو کچھ الم

۱ صغیرہ۔ چھوٹے گناہ۔ کبیرہ۔ بڑے گناہ ۱۲ ۲ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ
ترجمہ۔ وہ خدا سے خوش خدا اُن سے خوش ۱۲ آسی ۳ مراد جھگڑا ۱۲۔ آسی

رہے سب طرف سے مرے دل کو چین
بحق حسنؓ اور بحق حسینؓ

کسی سے نہ کرنی پڑے التجا
تو کر خود بخود میری حاجت روا

صحیح اور سالم سدا مجھ کو رکھ
خوشی سے ہمیشہ خدا مجھ کو رکھ

مری آل و اولاد کو شاد رکھ
مرے دوستوں کو تو آباد رکھ

میں کھاتا ہوں جن کا نمک اے کریم
سدا رحم کر اُن پہ تو اے رحیم

جیوں آبرو او حرمت کے ساتھ
رہوں میں عزیزوں میں عزت کے ساتھ

برآویں مرے دین و دنیا کے کام
بحقِ محمد علیہ السلام

تعریف سخن

پلا مجھ کو ساقی شرابِ سخن
کہ مفتوحؔ ہو جس سے بابِ سخن

سخن کی مجھے فکر دن رات ہے
سخن ہی تو ہے اور کیا بات ہے

سخن کے طلب گار ہیں عقلمند
سخن سے ہے نام نکویان بلند

سخن کی کریں فکر مردانِ کار
سخن نام اُن کا رکھے برقرار

سخن سے وہی شخص رکھتے ہیں کام
جنھیں چاہیے ساتھ نیکی کے نام

سخن سے سلفؔ کی بھلائی رہے
زبان قلم سے بڑائی رہے

کہاں رستم و گیو و افراسیاب
سخن سے رہی یاد یہ نقل خواب

سخن کا صلہ یار دیتے رہے
جواہر سدا مول لیتے رہے

سخن کا سدا گرم بازار ہے
سخن سنج اُس کا خریدار ہے

۱ مفتوح۔ کشادہ ۱۲ آسی ۲ سلف۔ گذرے ہوئے لوگ ۱۲

رہے جب تلک داستانِ سخن
الٰہی رہیں قدر دانِ سخن

مدح شاہ عالم بادشاہ غازی بہادر کی

خدیو[1] فلک شاہ عالی گہر
زمیں بوس ہیں جس کے شمس و قمر

جہاں اُس کے پَرتَو سے ہے کامیاب
وہ ہے بُرج اقلیم میں آفتاب

اُسی مہر سے ہے منور یہ ماہ
جہاں ہووے اور ہو جہاندار شاہ

وہ مہر منور یہ ماہِ منیر
اور اُس کا یہ نجم سعادت وزیر

مدح وزیر الممالک جناب نواب آصف الدولہ بہادر کی

فلک رُتبہ نواب عالی جناب
کہ ہے آصف الدولہ جس کا خطاب

وزیر جہاں حاکم عدل و داد
ہے آبادیٔ ملک جس کی مُراد

جہاں عدل سے اُس کے آباد ہے
فقیروں غریبوں کا دل شاد ہے

پھرے بھاگتا مور سے فیل مست
زبردست ظالم یہ ہے زیر دست

کتاں پر کرے مہ اگر بد نظر
تو آدھا اِدھر اور آدھا اُدھر

کسی کا اگر مفت لے زلف دل
تو کھایا کرے پیچ وہ متصل

وہ انصاف سے جو گذرتا نہیں
کسی پر کوئی شخص مرتا نہیں

نہ ہو باگھ[2] بکری میں کچھ گفتگو
اگر اُس کا چیتا[3] نہ ہووے کبھو

اگر آواز سن صید کی کچھ کہے
تو باز آئے چیچ[4] کہ بہری[5] رہے

[1] بادشاہ ۱۲ آسی [2] باگھ۔ شیر ۱۲ [3] سوچا ہو ۱۲ [4] چیچ۔ ایک قسم کی ابابیل۔ بہری ایک پرند ۱۲

پھرے شمع[1] کے گرد گرد آکے چور
صبا کھینچ لے جاوے اُس کو بزور

نہ لے جب تلک شمع پروانگی[2]
پتنگے کے پر کو نہ چھیڑے کبھی

اگر آپ سے اُس پہ وہ آگرے
تو فانوس میں شمع چھپتی پھرے

گراحیاناً[3] اُس کے جلیں بال و پر
تو گلگیر لے شمع کا کاٹ سر

اُسے عدل کی جو طرح[4] یاد ہے
کسے یاد ہے یہ خداداد ہے

ستم اُس کے ہاتھوں سے رویا کرے
سدا فتنۂ دہر سویا کرے

گھروں میں فراغت سے سوتے ہیں سب
پڑے گھر میں چور اپنے روتے ہیں سب

وہ ہے باعث امن خرد و کلاں
کہ ہے نام سے اُس کے مشتق اماں

بیان سخاوت کا

بیانِ سخاوت کروں جو رقم
تو زر ریز کاغذ پہ ہووے قلم

نظر سے توجہ کی دیکھا جدھر
دیا مثل نرگس اُسے سیم و زر

سخاوت یہ ادنیٰ سی اک اُس کی ہے
کہ اک دن دو شالے دیے سات سے

سوا اس کے ہے اور یہ داستان
کہ ہو جس پہ قربان حاتم کی جان

ہوئی کم جو اک بار کچھ برشکال[5]
گرانی[6] سی ہونے لگی ایک سال

غریبوں کا دم سا نکلنے لگا
توکل کا بھی پاؤں[7] چلنے لگا

[1] شمع کا چور وہ رخنہ جو شمع میں ایک طرف کے گھلنے سے پڑتا ہے ۱۲ [2] پروانگی اجازت ۱۲ [3] احیاناً۔ اتفاقاً کبھی کبھی ۱۲ [4] طرح مجازاً حکمت صورت۔ طریقہ ۱۲ [5] برشکال۔ برسات ۱۲ [6] گرانی قحط۔ کال پڑنا ۱۲ [7] پاؤں چلنا۔ پاؤں ڈگنا۔ لڑکھڑانا ۱۲۔ آسی